السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جواز تکرار جماعت مسجد واحد میں حدیث صحیح ثابت ہے یا نہیں ؟ اور فقہائے حنفیہ کی اس میں کیا رائے ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشک وشبہ فضیلت وثواب جماعت اولی کا زیادہ ہے بہ نسبت جماعت اخری کے ۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتی ہے کہ تکرار جماعت بعد جماعت اولی ناجائز ہوجاوے ۔ اور کراہت بھی اس کی کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں ، بلکہ جواز تکرار جماعت فی مسجد واحد حدیث صحیح سے ثابت ہے ، اور صحابہ وتابعین اور ائمہ مجتہدین کا بھی اس پر عمل بھی رہاہے ۔ دیکھو روایت کی ابوداود نے سنن میں :

ب فی الجمع فی المسجد مرتین حدثنا موسی ابن اسمعیل ثنا رہیب عن سلیمان الاسود عن ابی المتوکل عن ابی سعید الخدري ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا یصلی وحدہ فقال : الا رجل یتصدق علی ہذہ فیصلی معہ

یعنی ابو سعیف خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا کوئی شخص اس کو صدقہ نہیں دیتا ۔

یعنی جو اس کے ساتھ نماز پڑھے گویا چھبیس نمازوں کا ثواب اس کو صدقہ میں دے دیا اس واسطے کہ جماعت سے نماز پڑھنے سے میں ستائیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے

اور روایت کیا ترمذی نے :

ب ماجاء فی الجماعۃ فی مسجد قد صلی فیہ مرۃ عن ابی سعید قال : جاء رجل وقد صلی اللہ علیہ وسلم فقال : یکم یتجر علی ہذا فقام رجل وصلی معہ وفی الباب عن ابی امامۃ وابی موسی فالحکم بن عمیر قال ابو عیسی وحدیث ابی سعید حدیث حسن۔

یعنی روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ آیا ایک شخص کے ساتھ یعنی اس کے ساتھ شریک ہوجاوے تو جماعت کا ثواب دونوں پاویں ' سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اس کے ساتھ ۔

اور مسند امام احمد بن حنبل میں ہے :

ن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی وحدہ فقال الا رجل یتصدق علی ہذا فیصلی معہ فقام رجل فصلی معہ فقال : ہذان جماعۃ کذا فی فتح الباری شرح صحیح البخاري

اور ایک روایت میں مسند کے اس لفظ کے ساتھ وارد ہے ۔

صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ الظہر فدخل رجل وذکرہ کذا فی المنتقی۔

اور کہا حافظ جمال الدین زیلعی نے تخریج احادیث ہدایہ میں :

ورواہ ابن خزیمہ وابن حبان والحاکم فی صحاحہم قال الحاکم : حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ انتہی

اور روایت کیا دار قطنی نے سنن مجتبی ہیں

، محمد بن الحسن الاسدي عن حماد بن سلمہ عن ثابت عن انس ان رجلا جاء وقد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام یصلی وحدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یتجر علی ہذہ فیصلی معہ

کہا زیلعی نے اس حدیث دار قطنی کے بارے میں : وسندہ جید انتہی

اور بھی روایت کیا ہے دار قطنی نے عن عصمۃ بن مالک الخطمی قال کان الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد صلی الظہر وقعد فی المسجد اذ دخل رجل یصلی فقال علیہ السلام الا رجل یقوم فیتصدق علی ہذا فیصلی معہ

اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر چنداں مضر نہیں ۔ کیونکہ طرق متعددہ سے یہ حدیث ثابت ہے ۔ اور روایت کیا براز نے مسند میں :

ثنا محمد ثنا ابو جابر محمد ابن عبد الملک ثنا الحسن بن ابی جعفر عن ثابت عن ابی عثمان عن سلمان ان رجلا دخل المسجد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم قد صلی فقال : الا رجل یتصدق علی ہذہ فیصلی معہ کذا فی نصب الرایۃ للحافظ الزیلعی۔

اور یہ شخص جو شریک ہوئے اس شخص کے ساتھ نماز میں وہ حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ تھے ۔ کہا حافظ زیلعی نے :

وفی روایۃ البیھقی ان الذی قام فصلی معہ ابو بکر رضی اللہ عنہ انتھی۔

اور کہا علامہ جلال الدین سیوطی نے قوت المغتاری میں :

قال ابن سید الناس : ہذا الرجل الذی قام معہ ہو ابو بکر الصدیق رواہ ابن ابی شیبۃ عن الحسن مرسلا انتھی

پس ثابت ہوا کہ مسجد واحد میں تکرار جماعت جائز و درست ہے کیونکہ اگر تکرار جماعت مسجد واحد میں جائز نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ یہ کیوں ارشاد فرماتے 'الارجل یتصدق علی ہذہ فیصلی معہ

اگر کوئی یہ شبہ پیش کرے کہ یہاں پر اقتداء متنفل کی مفترض کے ساتھ پائی گئی اور اس میں کلام نہیں ۔ گفتگو اس میں ہے کہ اقتداء مفترض س کی مفترض کے ساتھ مسجد واحد میں بہ تکرار جماعت جائز ہے یا نہیں ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ قول رسول اللہ ﷺ "الارجل یتصدق علی ہذا ومن یتجر علی ہذا فیصلی معہ" والارجل یقوم فیتصدق علی ہذا فیصلی معہ"

عموم پر دلالت کرتا ہے 'خواہ مقتدی متصدق ہو یا مفترض ، اور اگرچہ اس واقعہ خاص میں متصدق اس کا متنفل ہوا 'مگر یہ خصوص مورد قادح عموم لفظ کا نہ ہوگا ۔ اور اول دلیل اس پر یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک جو منجملہ رواۃ اس حدیث کے ہیں انھوں نے بھی یہی عمعم سمجھا ، چنانچہ انھوں نے بعد وفات رسول اللہ ﷺ کے جماعت ثانیہ ساتھ اذان واقامت کے قائم کی اس مسجد میں جہاں جماعت اولے ہو چکی تھی ۔ صحیح بخاری کے ابب فضل صلاۃ جماعۃ ، میں ہے

وجاء س انس الی مسجد قد صلی فیہ فاذن واقام وصلی جماعۃ انتھی

کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں :

وجاء انس الخ' وصلہ ابو یعلی فی مسندہ من طریق الجعد ابی عثمان قال : مربنا انس بن مالک فی مسجد بنی ثعلبہ فذکر نحوہ' قال : وذلک فی صلوۃ الصبح وفیہ : فامر رجلا فاذن واقام ثم صلی باصحابہ واخرجہ ابن ابی شیبۃ من طریق عن الجعد وعند البیھقی من طریق ابی عبد الصمد الاعمی عن الجعد نحوہ وقال مسجد بنی رفاعۃ وقال فجاء انس فی نحو عشرین من فتیانہ انتھی

حاصل کلام یہ ہوا کہ یہ سات صحابہ حضرت ابو سعید خدری وانس بن مالک وعصمۃ بن مالک وسلمان وابو امامہ وابو موسی اشعری والحکم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بموجب ارشاد رسول اللہ ﷺ ساتھ اس کے نماز پڑھنے لگے اس مسجد میں جہاں جماعت اولی ہو چکی تھی ۔ اور اطلاق اس پر جماعت کا ہوگا کیونکہ الاثنان فما فوقھا جامعۃ س ۔ اور حضرت انس نے بعد وفات رسول اللہ ﷺ کے اس پر عمل کیا جیسا کہ روایت سے مسند ابو یعلی موصلی وابن شیبہ وبیھقی کے معلوم ہوا ۔ اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مذہب صحیح وقوی ہے کہ تکرار جماعت بلا کراہت جائز ہے ۔

اور فقہائے حنفیہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ تکرار جماعت ساتھ اذان ثانی کے اس مسجد میں کہ امام و موذن وہاں مقرر ہوں مکروہ ہے ۔ اور تکرار اس کا بغیر اذان کے مکروہ نہیں ۔ بلکہ امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ اگر جماعت ثانیہ بہیئت اولی پر نہ ہو تو کچھ کراہت نہیں 'اور محراب سے عدول کرنے میں ہیئت بدل جاتی ہے بحر الرائق شرح کنز الدقایق میں ہے ۔

ومنھا حکم تکرارھا فی مسجد واحد ففی الجمع لایکرھا فی مسجد محلۃ باذان ثان وفی المجتبی : ویکرہ تکرارھا فی مسجد باذان واقامۃ انتھی مختصرا

اور شرح منیتہ المصلی میں ہے :

واذا لم یکن للمسجد امام ومؤذن راتب فلا یکرہ تکرار الجماعۃ فیہ باذان واقامۃ عندنا بل ہو الافضل اما لو کان لہ امام ومؤذن فیکرہ تکرار الجماعۃ' وعن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ اذا لم تکن علی ہیئۃ الاولی لایکرہ ولا یکرہ وہو الصحیح

اور طوالع الانوار حاشیہ در المختار میں ہے :

کراہۃ الجماعۃ فی غیر مسجد الطریق مقیدۃ بما اذا کانت الجماعۃ الثانیۃ باذان واقامۃ لا باقامۃ فقط وعن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ اذا لم تکن علی ہیئۃ الاولی لا تکرہ الا تکرہ وہو الصحیح' وبالعدول' عن المحراب یختلف الہیئۃ انتھی

اور رد المختار حاشیہ در المختار میں ہے :

یکرہ تکرار الجماعۃ فی مسجد محلۃ باذان واقامۃ الا اذا صلی بھما اولا غیر اہلہ او اہلہ لکن بمخافتۃ الاذان ولو کرہ اہلہ بدونہما او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس لہ امام ولا موذن انتھی

اور بھی رد المختار میں ہے

قد علمت بان الصحیح انہ لایکرہ تکرار الجماعۃ اذا لم تکن علی الھیئۃ الاولی انتھی مختصراً

پس ان روایات سے صاف معلوم ہوا کہ جب جماعت ثانیہ میں عدول محراب سے ہو جائے ، یا تکرار اس کا بغیر اذان کے ہو تو بلا کراہت جائز ہے ، اگرچہ اقامت اس میں کہی جاوے ۔ اور حضرت انس کے فعل سے ثابت ہوا کہ انھوں نے تکرار جماعت ساتھ اذان واقامۃ دونوں کے کیا ۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ ابو طیب محمد شمس الحق العظیم آبادی عفی عنہ للہ در من اجاب حررہ ابو عبد المجد عبد الصمد بہاری غفر لہ ولوالدیہ ما احسن ہذا الجواب المقرون بالصدق والصواب حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی اصاب من اجاب حررہ محمد حمایت اللہ جلیسری صح الجواب الفقیر علی عفا عنہ

للہ در المجیب حیث اتی بدلایل شافعیہ وبراہین قاطعۃ التی دال عنہا شبہہ المعاذین ودفع بہا شکوک المجادلین فلیعمل العاملون حررہ عاجز البشر ابو ظفر محمد عمر الاڑیسوی عفی عنہ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص173

محدث فتویٰ